حالاتِ حاضرہ

از

(اسرار احمد صاحب آزاد)

کوریا کی جنگ

کوریا کی جنگ کا معاملہ اس وقت نازک ترین بین اقوامی مسئلہ بنا ہوا ہے گذشتہ ماہ اسیرانِ جنگ کے تبادلہ کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد اس مسئلہ کے طے ہونے کی توقع بھی پیدا ہو گئی تھی لیکن اول تو جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر ری نے معاہدہ کے خلاف کم و بیش ۲۷ ہزار اسیرانِ جنگ کو رہا کر دیا دوسرے ان کی طرف سے صلح کی ہر کوشش کی مخالفت شروع کر دی گئی اور اس طرح اس تنازعہ اور تصادم کو ختم کرنے کی تمام کوششیں بے سود اور بے اثر ہو کر رہ گئیں۔ اور اب ڈاکٹر ری صلح کی حمایت پر آمادہ ہو گئے ہیں اور امید ہے کہ عنقریب یہ جنگ ختم ہو جائے گی۔

اس سلسلہ میں قابلِ غور امر یہ ہے کہ اس وقت تک سنگ مان ری کے رویہ پر غور کرنے کے لئے ادارہ اقوام متحدہ کی مجلس عمومی یا مجلس تحفظ کا کوئی اجلاس طلب یا منعقد نہیں کیا گیا اور اس نازک ترین بین اقوامی معاملہ کو صرف ریاستہائے متحدہ امریکہ ہی پر چھوڑ دیا گیا۔ حالانکہ یہ جنگ ادارہ اقوام متحدہ اور شمالی کوریا کی جنگ تھی اور اس معاملہ میں ڈاکٹر ری نے جو کچھ کیا ہے اسے ادارہ اقوام متحدہ کے اثر و اقتدار پر ایک ضرب تصور کیا جاتا ہے بہرحال جنگ کے ختم ہونے کے بعد بھی یہ سوال اپنی جگہ قایم رہے گا۔ سنگ مان ری کے معاندانہ اعلانات اور غیر مصالحانہ طرزِ عمل کے سلسلہ میں ادارہ اقوام متحدہ خاموش کیوں رہا اور اس قضیہ کے تصفیہ کے تمام تر اختیارات ایک ایسی حکومت کو کیوں سپرد کر دئے گئے جسکو کوریا کی جنگ کے سلسلہ میں قطعاً جانب دار تصور کیا جاتا ہے۔

اُردو !

اردو کو یو۔پی میں علاقائی زبان قرار دلانے کے سلسلہ میں جو کوششیں کی جارہی ہیں، یو۔پی کانگرس کمیٹی نے شدت کے ساتھ ان کی مخالفت کی ہے حتیٰ کہ اس نے یو۔پی کے لئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی اس قرارداد کو بھی غیر ضروری قرار دیا ہے جو اس نے علاقائی زبانوں میں اردو کو اس کا جائز مقام دئے جانے کے متعلق منظور کی تھی۔

ہندوستانی زبانوں میں اردو زبان کو جو مقام حاصل ہے یہاں اسے واضح کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر اردو کو علاقائی زبان قرار دلانے کے حامی اپنی کوششوں میں مصروف رہے تو ہمیں ان کی کامیابی میں کوئی شبہ بھی نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ لوگ جو کانگریس کے پلیٹ فارم سے ملک کی ایک ہمہ گیر اور عوامی زبان کی ترویج اور ترقی کی مخالفت کر رہے ہیں کانگرس میں رہنے یا کانگریسی کہلانے کے مستحق ہیں اور کیا ان کی سیاسی بصیرت اور قیادت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

اردو زبان ملک کی مشترکہ زبان ہے لیکن بدقسمتی سے بعض حلقے اسے صرف مسلمانوں کی زبان تصور کرتے ہیں اور اس کی بقا کی راہ میں جو دشواریاں پیدا کی جارہی ہیں وہ اسے صرف مسلمانوں کی زبان سمجھ کر کی جارہی ہیں لیکن متعصب قوم پروروں کے اس طرزِ عمل سے اردو کے حامیوں کو مشتعل یا پست ہمت ہونے کی بجائے اپنی مساعی کو جاری رکھنا چاہئے اور اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ جد و جہد کی آخری منازل میں حریف بھی اپنی تمام تر قوتوں کو مجتمع کر دیا کرتا ہے اور حریف کی یہ شدید ترین مخالفت اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ہم کامیابی کی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔